مناظرہ و کلام

۴۲۶

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن رجسٹرڈ لکھنؤ

نمبر (۸۶) نمبر

Oriental
Accession ۹۶۳
Subject

[illegible]

(از)

[illegible]

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس ناوان محل روڈ لکھنؤ

قیمت ۱ر

محصول ۲ر

فہرست رسائل امامیہ مشن رجسٹرڈ لکھنؤ

نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	قیمت فی سیکڑہ	نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	قیمت فی سیکڑہ
۱	قاتلان حسینؑ کا مذہب	۰۴/	ـ/	۳۲	دور استبداد	۰۴/	ـ/
۲	تحریف قرآن کی حقیقت	ختم	۰	۳۳	حقیقت مدار	۲/	ـ:ـ/
۳	مولود کعبہ	"	۰	۳۴	خطیب آل محمدؐ	۰۴/	ـ/
۴	وجود حجت	۰۴/	ـ/	۳۵	تدوین حدیث	ـ/	ـ:ـ/
۵	اصول دین اور قرآن	۰۴/	ـ/	۳۶	مطلوب کعبہ	ـ/	ـ:ـ/
۶	اتحاد الفریقین حصہ اول	۰۴/	ـ/	۳۷	محاربۂ کربلا	۲/	ـ:ـ/
۷	حسین اور اسلام اردو	۰۱/	ـ:ـ/	۳۸	اسلام کا پیغام اردو	۰/	ـ:ـ/
۸	" ہندی	۱/	ـ:ـ/	۳۹	دی مسیج آف اسلام انگریزی	۰/	ـ:ـ/
۹	" انگریزی	ختم	۰	۴۰	اثبات عزاداری	۰۴/	ـ/
۱۰	متعہ اور اسلام	۹/	۲/	۴۱	مسئلۂ فدک	۰۵/	ـ/
۱۱	امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن	ختم	ـ:ـ/	۴۲	تاجدار کعبہ	ـ/	ـ:ـ/
۱۲	تجارت اور اسلام	ختم	۰	۴۳	خلافت و امامت حصہ اول	۰۵/	ـ:ـ/
۱۳	اتحاد الفریقین حصہ دوم	"	۰	۴۴	" دوم	۰۴/	ـ/
۱۴	علی اور کعبہ	"	۰	۴۵	" سوم	۴/	ـ/
۱۵	رجال بخاری حصہ اول	۰۲/	ـ/	۴۶	تحقیق اذان	۱/	ـ:ـ/
۱۶	مذہب باب و بہا "	۰۵/	ـ/	۴۷	ذوالجناح	۰/	ـ:ـ/
۱۷	نوروز اور غدیر	ـ/	ـ:ـ/	۴۸	شہدائے کربلا حصہ اول	۴/	ـ۱ـ/
۱۸	مجاہدۂ کربلا	۲/	ـ:ـ/	۴۹	کربلا کا مہا سمر (ہندی)	۲/	ـ:ـ/
۱۹	کربلا کا اتم بلیدان (ہندی)	ختم	۰	۵۰	حسینؑ اینڈ دی پلیٹ آف کربلا انگریزی	۰۱/	ـ:ـ/
۲۰	دی مارٹیر ڈم آف حسین انگریزی	۲/	ـ:ـ/	۵۱	مشہد اعظم	ـ/	ـ:ـ/
۲۱	اسوۂ حسینی	۰۷/	۱:/	۵۲	لاتفسدوا فی الارض	۸/	۱:/
۲۲	جنگ صفین	۳/	ـ:ـ/	۵۳	نہج البلاغہ کا استناد	۴/	ـ/
۲۳	تذکرہ حفاظ شیعہ حصہ اول	۰۲/	۱:/	۵۴	خلافت و امامت حصہ چہارم	۳/	۱/
۲۴	" حصہ دوم	۰۵/	ـ/	۵۵	شہدائے کربلا " دوم	۵/	ـ/
۲۵	مقصود کعبہ	ـ/	ـ:ـ/	۵۶	ابو الائمہ کی تعلیمات	۴/	۱/
۲۶	مذہب باب و بہا حصہ دوم	۹/	۱:/	۵۷	حسینؑ کا پیغام عالم انسانیت کے نام	۱/	ـ:ـ/
۲۷	مذہب اور سائنس	ختم	۰	۵۸	اسلامی عقائد	۲/	ـ:ـ/
۲۸	معرکۂ کربلا	"	۰	۵۹	آثار باقیہ	۱/	ـ:ـ/
۲۹	کربلا کا مہا یودھ	"	۰	۶۰	صحیفۂ سجادیہ کی عظمت	۰۱/	ـ:ـ/
۳۰	دی ٹریجڈی آف کربلا انگریزی	"	۰	۶۱	خلافت و امامت حصہ پنجم	۲/	ـ/
۳۱	اسلام کی حکیمانہ زندگی	۹/	۱:	۶۲	خدا کی معرفت	۸/	۱:/

قُل ھو اللہ احد ولم یکن لہٗ کفواً احد

خدا اکیلا ہے۔ اور اُس کا کوئی شریک نہیں

دلائل تثلیثین

ردّ و تردید تثلیث

(مصنّفہ)

(عالیجناب مولوی سید نذر حسن صاحب مولوی فاضل)

(گوپالپوری)

امامیہ مشن کے خدمات کا نمبر ۸۶

ابتک امامیہ مشن سے مختلف موضوعات پر رسائل شایع ہو چکے ہیں جن کا تمام تر تعلق اسلام اور رسالہ امامیات سے تھا اب ضرورت اس امر کی ہے کہ غیر اسلامی عقائد کے متعلق بھی کچھ لکھا جاوے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک رسالہ "تناسخ پر مختصر بحث" شایع ہو چکا ہے اور یہ دوسرا رسالہ "ذرات ازلی نہیں" شایع کیا جا رہا ہے۔ یہ رسالہ جناب مولوی سید نذر حسن صاحب مولوی فاضل ہیڈ مولوی ہائی اسکول۔ گوریا کوٹھی (سارن) کی تصنیفات میں سے ہے۔

امید ہے کہ افراد ملت اس خدمت کی قدر فرما کر اس کی اشاعت میں حصہ لیں گے۔ فقط والسلام

خادم ملت

سید مصطفیٰ احسن رضوی آنریری سکریٹری

۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ

۱۹۶۲

لبسم سُبحانہ

خدا پرستوں میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو باوجود توحید پرستی کا دعویدار ہونے کے خدا (ایشور) کے ساتھ ساتھ دو چیزوں کو اور بھی دائم الوجود (انادی) مانتا ہے ایک روح دوسرے مادہ (پرمانو) اس گروہ کا دعویٰ یہ ہے کہ "نہست سے ہستی نہ" یعنی اگر کسی چیز کا وجود ہوگا تو وہ موجود ہوسکتی ہے ورنہ نہیں "اور نیست سے ہستی نہیں ہوسکتی" کیونکہ جب کوئی چیز خود موجود نہیں ہے تو اس سے دوسری چیز کیسے پیدا ہوسکتی ہے" مثلاً جبکہ مٹی موجود ہوگی، جب ہی آپ اس سے گھڑا، مکان یا دوسری چیزیں بنا سکیں گے اور موجود نہ ہونے کی صورت میں دوسری چیزیں کیسے بن سکیں گی اس لئے ضروری ہوا کہ ایشور کے ساتھ ساتھ اس مادے (پرمانو) کو بھی ہمیشہ سے موجود مانا جائے جس سے یہ مادی دنیا یا اس کی مادی چیزیں وجود میں لائی جاسکیں۔

چونکہ ہم کو اس رسالہ میں فقط مادہ (پرمانو) کے ازلی ہونے اور نہ ہونے کو خود انہیں کی آسمانی کتابوں وید و شاستر وغیرہ سے دکھانا مقصود ہے اس لیے اس پر کوئی بڑی عقلی بحث نہیں کی جائیگی بلکہ سرسری طور پر دو ایک عقلی دلیلیں پیش کرتے ہوئے ویدوں کی مطلوبہ عبارتیں واضح کرکے تحریر کی جائیں گی۔

(عقلی دلیلیں)

مدعی کا دعویٰ :-

"ہست سے ہستی ممکن ہے، نیست سے ہستی ہرگز نہیں ہو سکتی"

مدعیوں کے دلائل کے اصلی دو ٹکڑے یہی ہیں۔

جزو اول کا ابطال۔ ہست سے ہستی یعنی موجود چیزوں سے دوسری چیزوں کے وجود میں لانے کا محتاج رہنا ان ذاتوں کے لئے ہے جنکی قدرت ناقص ہے جیسے انسان کہ یہ بوجہ خدا کا معلول و محتاج ہونیکے قدرت کاملہ نہیں رکھتا، اور اپنی ناقص قدرت کی وجہ سے موجودہ چیزوں سے دوسری اور چیزوں کو بہ ترتیب دیگر موجود کر سکتا ہے بخلاف کامل القدرت ذات کے کہ وہ ہست سے ہستی کا محتاج نہ ہوگا! ورنہ ایشور اور اُس کی پیدا کردہ چیزوں میں قدرت اور اختیار کے اعتبار سے کیا فرق باقی رہ سکے گا؟ اس لئے معلوم ہوا کہ وہ کامل القدرت ذات جو بہ عقیدہ آریہ سماجی بھائی ہست مطلق۔ راحت مطلق اور علم مطلق ہے کسی چیز کے وجود میں کسی دوسرے ہست یعنی مادہ کا محتاج نہ ہوگا۔

اب رہا یہ ٹکڑا کہ ایسی ذات نیستی سے ہستی میں کیسے لا سکتی ہے، ملاحظہ ہو نیست کے معنی ہیں موجود نہ ہونا، اس موجود نہ ہونیکی دو حیثیتیں ہیں۔

۱ وہ ناموجود چیزیں جن کا مادہ تو موجود ہے مگر اُن کی ذات بعینہٖ موجود نہیں ہے جس طرح گھوڑے کے لئے مٹی تو یہ نیستی جو درحقیقۃً نیستی نہیں ہے بلکہ

ہست ہو چکی ہے اور تہی القدرت ذات کے ذاتی نقص کی وجہ سے آنکھوں پر پردہ ہوا ہے وجود میں ناقص القدرت ذات یعنی انسان سے بھی وجود میں آسکتی ہے۔

سوم وہ ناموجود چیزیں جن کا مادہ تک موجود نہیں ہے یہ قسم دو حالتیں رکھتی ہے (۱) وہ نیستی جو اس شعور کی ذات کے مقابل میں نیستی مطلق ہے تو اسے میں بھی مانتا ہوں کہ ایسی نیستی سے ہرگز ہرگز کوئی چیز کبھی بھی ہستی یعنی وجود میں نہیں آسکتی (۲) وہ نیستی جو نیستی مطلق نہیں بلکہ کسی آئندہ مصلحت کے ساتھ مقید ہے جس طرح آفتاب کے موجود ہونے پر روشنی مقید ہے یا کسی دوست کے آنے پر آپ کا آنا معلق ہے تو ایسی نیستی کسی کامل القدرت ذات کی قدرت متعلق ہونے کے وقت یقیناً وجود میں آسکتی ہے جس طرح کسی دوست کے آنے پر آپ کا آنا بھی لازمی ہوتا ہے اگر آپ کسی وجہ سے مجبور نہ ہوں۔

خلاصہ یہ کہ نیستی سے ہستی کا محتاج ہونا ناقص القدرت ذات کے لیے ہے اور نیستی سے ہستی کا ہونا اگر نیستی سے نیستی مطلق مراد ہے صحیح ہے اور اگر نیستی مقیدہ تو غلط ہے نیستی یعنی موجود چیزوں سے دوسری چیزیں موجود کر لینا یہ درحقیقت پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ پراگندہ متعدد چیزوں کی سابق صورتوں کو مٹا کر دوسری صورت میں پیدا کر دینا ہے جو ناقص القدرت ذات انسان بھی کر سکتا ہے جیسے مٹی سے گھر بنانا بجلی سے روشنی و بجلی پیدا کرنا بخارات کو اٹھا کر پانی برسا لینا وغیرہ ہاں اگر مادہ بھی نہ موجود ہو اور نیستی مطلقہ بھی نہ ہو تو اسے موجود کر کے اس سے عالم کو وجود میں لانا یہ البتہ انسانی قدرت سے بالاتر اور کسی کامل القدرت ذات کا کرشمہ ہوگا۔

اصل مطلب کی ابتدا

ویدانتی بھائیوں کا یہ دعویٰ کہ ذرات (پرمانوں) خدا کی ذات کے ساتھ ساتھ خود بھی ہمیشہ سے موجود ہیں..... الخ خود انکی کتابوں سے بھی مدلل نہیں ہوتا، بلکہ وید وغیرہ ان کے بطلان کا اظہار کر رہے ہیں۔ یہی دونوں باتیں ویدانتی منتروں کے ذریعہ آگے دکھائی جائینگی اور متفرق طریقوں سے مدلل کی جائیں گی۔

(پہلی صورت) قبل خلقت کچھ بھی نہ تھا۔ بجز ذات خدا کے۔

"یہ تمام کائنات جو نظر آرہی ہے، اس کو ایشور نے بنایا، وہی اسکی حفاظت کرتا ہے اور پرلے (فنا) کے وقت اس کے ذرّوں کو الگ الگ کرکے غیر محسوس کر دیتا ہے جس وقت یہ ذرّوں سے مل کر بنی ہوئی دنیا پیدا نہیں ہوئی تھی اس وقت اسَت (غیر محسوس حالت) تھی اس وقت ست (پرکرتی کائنات کی غیر محسوس حالت) بھی نہ تھی اور نہ پرمانو (ذرات) تھے، آکاش بھی نہ تھا، بلکہ اس وقت صرف پربرہم کی سامرتھ (قدرت) جو نہایت لطیف اور اس تمام کائنات سے پرم (برتر) اکارن (بے علت) ہے موجود تھی تمام کائنات اُسی کی قدرت سے پیدا ہوتا ہے..... الخ رگوید اشٹک ادھیائے ،، ورگ ، منترا ، منترجمہ آریہ پرتنیدھی سبھا صدر آریہ سماج صفحہ ، مطبوعہ لاہور ۱۹۱۴ء"

اس منتر نے سماجی بھائیوں کے سارے مہمل عقیدوں کا جس فصاحت سے بطلان کیا ہے اگر رسالہ کے ضخیم ہو جانے کا ڈر نہ ہوتا تو واضح کرتا، ذرا غور تو فرمائیے، منتر کے کیا کیا اشارے

ہیں و قبل پیدائش غیر محسوس حالت کا ہونا، پرکرتی کا بھی موجود نہ ہونا، پرمانو کا بھی موجود نہ ہونا آخر میں تو یہ بھی کہدیا ہے کہ قبل پیدائش دنیا صرف قدرت تھی۔ یہ کل کائنات اسی ایشور کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے" میں منتر کے ایک باریک اشارے کی طرف آپ کی توجہ پھیرنا چاہتا ہوں "پیدائش کائنات سے پہلے غیر محسوس حالت تھی، موجودہ ترقی یافتہ دنیا خوب جانتی ہے کہ ہوا جیسی لطیف ہلکی اور آنکھوں سے نہ دیکھی جانے والی اور حرارت جیسی کیفیاتی چیزیں بھی بیرومیٹر اور تھرمامیٹر جیسے آلات سے جب محسوس کرلی جاتی ہیں اور ان کا وزن معلوم ہو جایا کرتا ہے پھر پیدائش عالم کے پہلے آخر وہ کون سی اور کیسی حالت تھی جو ان ہوا اور حرارت وغیرہ جیسی محسوس چیزوں سے بھی بڑھکر غیر محسوس تھی میری عقل سے باہر ہے، ہاں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ صرف ایک قدرتی چیز تھی جسے مذکورہ منتر میں کہا گیا ہے کہ "اس وقت صرف پربرہم کی سامرتھ (قدرت) جو لطیف اور بے علت تھی .... موجود تھی" چنانچہ منوسمرتی ادھیائے ا شلوک ۵ میں بھی اس حالت کو ناقابل تمیز و احساس اور الکشن (بے نام) بتایا ہے۔ پھر آگے بڑھکر ۲ سے ۶ منتر تک یہ لکھا ہے۔

"جب یہ کائنات پیدا نہیں ہوئی تھی، اس وقت فنا و بقا رات اور دن کچھ بھی نہ تھا یہ کائنات بالکل ہی غیر محسوس اور ناقابل تمیز تھی، پھر اسی ایشور نے انھیں جو قائم اور فنا کرنیوالا ہے پیدا کیا.... الخ"

الغرض اس منتر سے ذروں کے بارے میں جتنے شبہے تھے کل حل ہو گئے یعنی وہ فنا بھی ہوتے

ہیں اسلئے قدرت خدا سے پیدا بھی ہوتے ہیں اور قبل خلقت کوئی محسوس چیز جس میں ذرے بھی شامل ہیں موجود نہ تھی اسلئے اب ذرّوں کا انادی (ازلی) ماننا بالکل ہی ویدانتی حکم کے خلاف ہے۔ ویدانتی بھائی ان امور پر غور کریں اور ایشور کی سچی توحید پر چلے آئیں جس توحید کی طرف خود وید بھی اشارہ کر رہا ہے اور اُسے ہم آخری بحث میں بیان کریں گے

(دوسری صورت) فنا ہونے کے وقت ذرّے بھی فنا ہو جاتے ہیں۔

عـ۱ "جو کائنات پیدا ہو چکی اور جو موجود ہے اور جو آئندہ پیدا ہوگی کل کو پرمیشر نے بنایا ہے... چونکہ وہ پرش ان وغیرہ کل کائنات فانی سے الگ ہے اس لئے وہ بذاتہ غیر مولود ہے اور سب کو پیدا کرنیوالا ہے، وہی اس کائنات کو اپنی قدرت سے بناتا ہے اس کی کوئی اور علّت نہیں ہے بلکہ سب کی اولین علّت فاعلی اسی پرمیشور کو جاننا چاہیئے ... یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۲۔ ترجمہ گوید بھاشیہ بھومیکا صفحہ ۳۷ بحوالہ بالا۔"

اس منتر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے کل کائنات فانی ہے جس میں ذرّے بھی ہیں، اور خدا کے سوا تمام کائنات مولود ہے پس غیر مولود اسی کی ذات ہے پس اگر ذرّوں کو ہمیشہ سے موجود مانا جائے تو وہ بھی غیر مولود ٹھہرینگے حالانکہ منتر صرف ایشور کے غیر مولود ہونے کو بتا رہا ہے

عـ۲ "وہ پرش اس کائنات سے اوپر یعنی الگ ہے، یہ تمام کائنات اس پرماتما کی ذات میں قائم ہے اور پرلے (فنا) کے وقت اسی کی قدرت میں سما جاتی ہے" یجروید

ادھیائے ۳۱ منتر ۴ - ترجمہ رگوید بھاشہ صفحہ ۲، بحوالہ بالا..."

یہ منتر بھی یہ بتا رہا ہے کہ تمام دنیا جس کے اندر ذرے بھی ہیں فنا ہو کر اس کی قدرت میں چلے جاتے ہیں اور فنا بھی ہوتے ہیں۔

۳ "علیم کل انترکش (خلا بالائے زمین) کا قائم رکھنے والا ہے اور پرلے (تمام ذروں سے مل کر بنی ہوئی دنیا کے حالت علت میں چلے جانے) کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔ اتھروید کانڈ ۱۰ پرپاٹھک ۲۳ انوواک ۴ منتر ۳۸، ترجمہ رگوید بھاشہ صفحہ ۵ بحوالہ بالا"

یہ منتر بھی یہی کہہ رہا ہے کہ پرلے کے وقت ذرے بھی حالت علت یعنی قدرت خدا میں فنا ہو جاتے ہیں۔ یا داخل ہو جاتے ہیں۔

ایسے ہی اور بھی سیکڑوں منتر مل رہے ہیں جن سے ذروں کا مٹنا اور پیدا ہونا ثابت ہو رہا ہے بشرطیکہ غور کیا جائے اور بیجا تعصب سے الگ رہا جائے۔

(تیسری صورت) ذروں کی پیدائش قدرت خدا سے۔

۱ "وہ (اشنا دکھانے والی) جنگم (متحرک) جیو (ذی روح) اور چیتن (ذی شعور) و (اشنا نہ کھانے والی) غیر ذی شعور اناج و زمین وغیرہ غیر ذی روح چیزیں یہ دونوں قسم کی کائنات اسی پرش کی قدرت سے پیدا ہوتی ہیں۔ یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۴ - ترجمہ رگوید آدی بھاشہ بھومیکا صفحہ ۲، بحوالہ بالا"

اس منتر نے یہ بتایا کہ دنیا کی ہر طرح کی چیزیں چاہے ذی روح ہوں یا غیر ذی روح

ذی شعور و غیر ذی شعور وغیرہ سب ہی خدا کی قدرت سے پیدا ہوئی ہیں، پھر سماجی بھائیوں کا ذرّوں (پرمانوں) کو دنیا کی ان تمام چیزوں سے الگ کر کے اسے انادی (ازلی) ماننا کہاں تک درست ہو سکتا ہے

ممبر ۲ "اس پرمیشور نے زمین کو پانی سے اور پانی کو آگ سے، اور آگ کو ہوا اور ہوا کو آکاش سے اور آکاش کو پرکرتی سے اور پرکرتی (ذرّوں) کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ یجر وید ادھیائے ۱۳ منتر ۱۷۔ ترجمہ رگوید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۸۷ مطبوعہ بحوالہ بالا"

یہ منتر بھی صاف صاف بتا رہا ہے کہ ذرّے (پرمانو) بھی قدرت خدا ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔

ممبر ۳ اسی کی قدرت سے یہ تمام گوناگون کائنات پیدا و ظاہر ہوتی ہے، یجر وید ادھیائے ۱۳ منتر ۱۹۔ ترجمہ رگوید بھاشیہ صفحہ ۹۷ بحوالہ بالا"

ممبر ۴ "وہ ہر جگہ محیط و علیم کل پرمیشور جو اپنی قدرت کا بھی آتما اور ابتدائی عناصر لطیف کو پیدا کرنے والا عین راحت و نجات ہے..... الخ یجر وید ادھیائے ۲۳ منتر ۱۱۔ ترجمہ رگوید بھاشیہ صفحہ ۵۰ بحوالہ بالا۔

یہ منتر تو صاف صاف کہہ رہا ہے کہ ابتدائی عناصر لطیف کو بھی ایشور ہی نے پیدا کیا ہے۔

ممبر ۵ "وہ پرمے یعنی تمام ذرّوں سے مل کر بنی ہوئی دنیا کے حالت علت میں

چلے جانے کے بعد بھی قائم رہتا ہی، تمام ۳۳ دیوتا اُسی برہم کے سہارے قائم رہتے ہیں
اتھروید کانڈ ۱۰، پرپاٹھک ۲۳ انوواک ۴ منتر ۳۸ ترجمہ گوید آدی بھاشیہ صفحہ ۸۰ بحوالہ بالا۔

اس منتر میں تو صاف صاف ظاہر کردیا ہی کہ دنیا کی تمام چیزیں حتیٰ کہ ذرّے بھی اسی خدا کی ذات کے محتاج اور اسی سے وجود میں آتے ہیں۔

۶؎ ’’پرکرتی (ذرّات) وغیرہ اعلیٰ لطیف کائنات اور گھاس مٹی وغیرہ ادنیٰ مخلوقات نیز انسان کے جسم سے لیکر آکاش تک متوسط درجہ کی کائنات، یہ تینوں قسم کی دنیا پرمیشور نے اپنی علت سے پیدا کی ہی۔ اتھروید کانڈ ۱۰، انوواک ۴، ترجمہ رگوید بھاشیہ بھومیکا صفحہ ۸۰ بحوالہ بالا۔

اس منتر نے تو کل باتوں کو صاف کردیا ہی یعنی تینوں قسم کی دنیا خدا سے وجود میں آئی چاہے وہ کثیف ہو یا لطیف اور خود پرکرتی یعنی ذرّات بھی۔

اس قسم کے منتر اور بھی بہت ہیں، ویدوں کا ہر دیکھنے والا بشرطیکہ انصاف کا مادہ رکھتا ہو سیکڑوں منتروں میں خدا کے وحدہ لاشریک ہونے اور ذرّات و روح وغیرہ تمام دنیاوی چیزوں کو اسی کی ذات سے وجود میں آنے کا کافی ثبوت پائے گا، ویدنے بھی اپنی امّت کو یہی تعلیم دی ہی کہ مثل مسلمانوں کے وہ لوگ خدا برتر کو ہر طرح سے واحد فی الذات واحد فی الصفات اور واحد فی الافعال مانیں نہ یہ کہ توحید کا دعویٰ تو ضرور ہو مگر دوسری مخلوق چیزوں کو اس کا شریک بنادیا جائے
اب ہم طوالت کے ڈر سے صرف ایک دو منتر پیش کرکے اپنے اس باب کو ختم کرتے ہیں

ے"، وشنو نے اس تمام کائنات کو تین قسم کا بنایا اور پادی یعنی پرکرتی اور پرمانو (ذرات) وغیرہ و نیز اپنی قدرت سے اس تمام عالم کو اور اس کے اندر جس قدر ہے ان سب کو تین درجوں میں قائم کیا اور جس قدر کثیف اور غیر روشن عالم ہے اسکو زمین پر قائم کیا اور جس قدر لطیف مثل ہوا یا ذرے وغیرہ ہیں وہ سب خلا بالائے زمین میں اور پرنور مثل سورج وغیرہ ہیں اُن کو آکاش میں قائم کیا ہے، اس تین قسم کے عالم کو ایشور نے بنایا۔ یجروید ادھیاۓ ۱۵ منتر ترجمہ رگوید آدی بھاشیہ بھومیکا صفحہ ۷۰ مطبوعہ آریہ پرتیشٹھت سبھا سدھ آریہ سماج لاہور مطبوعہ ۱۹۱۴ء بار سوم۔"

منتر کی یہ عبارت کہ "اس تین قسم کے عالم کو ایشور نے بنایا" اور اوپر تین قسم کے عالم کی تشریح میں عالم لطیف اور خاص کر ذروں کا نام لینا، یہ خود اشارہ ہے کہ دنیا کی کوئی چیز مبرا اس سے کہ وہ کثیف طرح کی ہو یا لطیف طرح کی بلکہ ذرات بھی کل کو خدائے برتر نے پیدا کیا ہے۔ کوئی چیز اس کی ذات جیسی قدیم و ازلی (انادی) نہیں ہے۔

آپ سارا کا سارا وید الٹ پلٹ لیں لیکن کسی منتر میں آپ کو یہ صاف صاف ہرگز نہیں ملے گا کہ پرمانوں (ذرات) خدا کی ذات کے ساتھ ساتھ ہمیشہ سے موجود چلے آتے ہیں اور خدا ان کا پیدا کرنیوالا ہے۔ ہاں اگر کسی جگہ یہ کچھ مل سکتا ہے تو اتنا ہی کہ اس کائنات یعنی دنیا کو پرکرتی۔ پرمانوں اور اپنی قدرت

سے پیدا کیا" لیکن یہ سمجھ کا پھیر ہے کہ اس سے ذرّوں کے قدیم ہونے کا شبہہ پیدا کر لیا جائے، بلکہ اس سے صرف اتنا ظاہر ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے ذرات اور تمام چیزوں نئے ضرور سابق ہیں مگر آیا وہ خود پیدا نہیں ہوئے ہیں یا ہرگز نہیں نکل سکتا بلکہ برخلاف اس کے ذرات کا پیدا ہونا، اور پرلے کے وقت مٹ جانا یہ تمام باتیں متعدد منتروں سے صاف صاف ثابت ہو رہی ہیں جنھیں ہم نے سابق کے بابوں میں منتروں کے ساتھ ساتھ پوری طرح واضح کر دیا ہے۔ بس غور و فکر اور منتروں پر توجہ ضروری ہے۔

(آخری غرض)

ویدکی تعلیم توحید کی طرف، اور یہ کہ بجز ذات خدا کے اور کوئی چیز اس کے صفات میں شریک نہیں حتیٰ کہ ذرے بھی،

"واس پرمیشور کے علاوہ کوئی بھی دوسرا تیسرا، چوتھا، پانچواں، چھٹا، ساتواں آٹھواں، نواں یا دسواں ایشور نہیں"، اتھرووید کانڈ ۱۳ انوواک ۴ منتر ۱۶، ۱۷، ۱۸

ترجمہ رگوید آدی بھاشیہ بھومیکا صفحہ ۸۵ مطبوعہ لاہور، بحوالہ بالا"

یہ منتر یہ کہہ رہا ہے کہ سوائے ذات خدا کے اور کوئی ایشور دوسرا نہیں ہے، اس لیے اگر ہم ذرّوں کو اس کے ساتھ ساتھ ہمیشہ سے موجود مانیں تو پھر صفت میں شرکت ہو جائیگی اور یہ خصوصیت کہ خدا جس طرح خود تمامی کائنات سے علیحدگی رکھتا ہے اس کے صفات افعال بھی ضرور ہی جدا طرز کے ہونگے یعنی یہ کہ اس کے صفات عین ذات یعنی کسی دوسرے کی شرکت ہو ہی نہیں سکتی اور کائنات کے صفات زائد بر ذات یعنی ایک ایک صفت متعدد مخلوقات

میں مشترک ہوسکتی ہے، پس سمجھ لینا چاہیئے کہ اگرچہ وہ خدا موجود ہونے میں ہماری ہی طرح موجود سمجھا جاتا ہے مگر سچ یہ سمجھ ہمارے دائرہ مخلوقیت کی کوتاہی ہے ورنہ ہمارا وجود اور طرح کا وجود ہے، اور اُس کا اور، ہماری حیات، علم، سمع وغیرہ تمامی اوصاف اور طرح کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس کے اور طرح کے۔ پس اب ذرّات کا وجود اس کے ساتھ ساتھ کیونکر ممکن ہے بلکہ اس کا وجود اپنی خصوصیات کی وجہ سے صرف اپنی ذات میں محدود ہے، اور اس کی ہستی ذرّات کی ہستی سے بالکل ہی الگ ہے۔

اب ہم آخر کلام میں دیاس جی کی شرح جو سوتر ۲۴ پاوا اودھیائے ا یوگ شاستر میں ہے لکھکر اپنے کلام کو ختم کرتے ہیں۔

"...... سوال یہ ہے کہ ایشور کی غیر فانی اور اعلیٰ قدرت (یعنی علّت مادی) وغیرہ باعلّت ہیں یا بےعلّت؟

تو اس کی علّت شاستر (علم) ہے اور پھر شاستر اس صفت کاملہ کی علّت ہے اور شاستر و صفت کاملہ دونوں اس ایشور کی ذات میں قائم ہیں، اور اس کے ساتھ ان کا ازلی تعلق ہے اس وجہ سے وہ سدا ایشور ہے اور سدا مکت (نجات) ہے نہ کوئی اس کے برابر ہے نہ اس سے برتر، نہ کسی کو اس کے برابر یا اس سے برتر قدرت حاصل ہے، یعنی جس کسی میں غیر متناہی قدرت حاصل ہے وہ ایشور ہی ہے، اس کے برابر کسی دوسرے کی قدرت نہیں کیونکہ اگر دو ہمسر ہوں تو ان میں ایک کو

سبقت دی جائے گی یعنی کوئی پہلے سے ہوگا کوئی بعد سے اور ایک کے افضل ثابت ہونے پر دوسرے کو کمتر ماننا پڑے گا۔ کیونکہ دو چیزیں ایک وقت میں برابر ہوں تو اس سے مطلب برآری نہیں ہو سکتی کیونکہ ضرور اختلاف طبعی ہوگا، اس لیے جس کی قدرت افضل جس کا کوئی ہمسر نہیں وہ ایشور ہے اور وہ جیو سے الگ ہے۔"

ویاس جی کی یہ موحدانہ تقریر یقیناً قابل توجہ ہے؟

آپ نے اعلیٰ قدرت کے بعد قوس کے اندر یعنی علّت مادی لکھکر یہ بات واضح کر دی ہے کہ مخلوقات عالم کے وجود کے لیے جس مادہ (ذروں) کی ضرورت ہے وہ درحقیقت خدا کی ذات سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ اس کی اعلیٰ قدرت ہی علّت مادی ہے یعنی اُسی قدرت کے ذریعہ تمامی کائنات وجود میں آئی ہے، اور پھر اس قدرت پر اس کا علم محیط ہے۔ آگے چل کر آپ علم وصفت کاملہ دونوں کو اس کی ذات میں قائم کر کے اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ کہیں کوئی شخص قدرت کو علّت مادی جان کر اس کی ذات سے الگ نہ سمجھ لے کیونکہ اس سے پھر ایشور کی احتیاج ایک دوسری چیز کی طرف لازم آجاتی ہے اس لیے آپ نے واضح کر دیا کہ یہ اس کی قدرت بھی اس سے جدا نہیں ہے بلکہ اسی کی ذات میں ہے۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ "وہ نہ کوئی اس کے برابر ہے نہ اس سے برتر اور نہ کسی کو اس سے برتر قدرت حاصل ہے"، یہ گویا توحید کی مزید نزہت فرمائی ہے۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ "دو ہمسر اگر ہوں تو کسی ایک کو سبقت ضرور دی جائے گی۔ یعنی کوئی پہلے سے ہوگا اور کوئی

بعد میں ..... الخ یہ عبارت خود ذرّوں کے انادی (ازلی) ہونے کے مبطل ہیں کیونکہ خدا اور ذرّے آخر ان دونوں میں بھی کوئی ضروری سابق ہوگا؟ خدا کو سابق کہنے کے علاوہ ذرّوں کو آپ کہہ نہیں سکتے - پس ذرات کا انادی (ازلی) ہونا باطل ہوگیا۔

دیاس جی کی تقریر موحدانہ خیال میں مکمل ڈوبی ہوئی ہے اور اپنی عقلی دلیلوں سے اس طرح مضبوط کسی ہوئی ہے جس میں شک و شبہ یا چون وچرا کی ذرہ بھر بھی گنجائش نہیں ہے، ایسی واضح اور متیقن تحریر کے بعد اگر پھر بھی کسی کو ذرات کی ازلیت کا خیال باقی رہ جائے تو تعجب ہے! یا اسے ہٹ دھرمی کہی جاسکتی ہے، پس معلوم ہوا کہ ایشور کو کائنات کے موجود کرنے میں کسی دوسری چیز یا کسی دوسرے شریک کی ہرگز ضرورت نہیں ؟ اور اگر علّت مادی کی ضرورت فرض بھی کرلی جائے - تو وہ علّت مادی خود اس کی قدرت ہوگی جو اسی میں قائم ہے نہ یہ کہ اس سے الگ کوئی چیز!،

(تمام شد)

... JUNG EST ... (Oriental Sect. URDU PRINTED ... Accession No....۹۶۳

نمبر	نام رسالہ	قیمت	محصول	نمبر	نام رسالہ	قیمت	محصول
۶۳	شہدائے کربلا حصہ سوم	۴ر	ار	۷۵	مظلوم کربلا	۲ر	ـ/
۶۴	خلافت و امامت حصہ ششم	۸ر	ـ/	۷۶	دی مارٹرز آف کربلا انگریزی	ـ/	ـ/
۶۵	دی لاسٹ میسج آف حسین	۲ر	ـ/	۷۷	تناسخ پر مختصر بحث	۴ر	ـ/
۶۶	ہمارے رسوم و قیود	۲ر	ـ/	۷۸	نظام زندگی حصہ سوم	۷ر	ار
۶۷	شیعوں کی تازہ زندگی	ار	ـ/	۷۹	حیات قومی	ار	ـ/
۶۸	صحیفۂ اعمال مترجم	عہ	ـ/	۸۰	جبر و اختیار	ار	ـ/
۶۹	مذہب شیعہ اور تبلیغ	ـ/	ـ/	۸۱	مذہب و عقل	۹ر	ـ/
۷۰	اسیری اہل حرم	۱۰ر	ـ/	۸۲	حسین کا پیغام عالم انسانیت کے نام	۲ر	ـ/
۷۱	دی مشن آف حسین انگریزی	ار	ـ/	۸۳	″ گجراتی ″ سندھی ترجمہ	۲ر	ـ/
۷۲	نظام زندگی حصہ اول	۴ر	ار	۸۴	″ ہندی ترجمہ	۱۰ر	ـ/
۷۳	″ ″ دوم	۵ر	ار	۸۵	″ بنگالی ترجمہ	۲ر	ـ/
۷۴	حقیقت اسلام	۱۰ر	ـ/	۸۶	قرآت انطانہیں اردو	ار	ـ/

حضرات!

لکھنؤ میں ملنے والی ہر عربی

ہم سے طلب فرمائیے

فہرست امامیہ مشن بک ایجنسی لکھنؤ

نمبر	نام کتاب	[illegible]	[illegible]	نمبر	نام کتاب	[illegible]	[illegible]
۱	کائنات قبل از اسلام	۲ر	ٹر	۱۶	مسکدۂ اسلام	۳ر	ٹ
۲	قاتلان حسین کی گرفتاری	۸ر	ﮯر	۱۷	مخمل اسلام کی حقیقت	۴ر	ار
۳	حج و دینیات	عہ ر	ﮯر	۱۸	تقیہ	ﮯر	ﮯر
۴	وجیزۃ الاحکام	۴ر	ﮮر	۱۹	میزان محبت	۳ر	ار
۵	غضنفر عجلی	۸ر	ﮮر	۲۰	تبرے کی حقیقت	۳ر	ار
۶	گل عصمت	۱۰ر	ٹر	۲۱	حنفی اور مذہب	ار	ٹر
۷	ریحان بخاری حصہ دوم	۶ر	ﮮر	۲۲	فتح مبین	۳ر	ٹر
۸	رسول کی بیٹی	۲ر	ﮯر	۲۳	الحجۃ	۳ر	ار
۹	تاریخ ازدواج	۸ر	ﮮر	۲۴	ثبوت تقیہ	۴ر	ٹر
۱۰	الہامی کلمات	۳ر	ار	۲۵	ذاکری کی پہلی کتاب	۳ر	ار
۱۱	شہید اسلام	ختم	ختم	۲۶	حصہ دوم	۳ر	ار
۱۲	ثانی زہراؑ	عہ ر	ﮯر	۲۷	غازیان قمر آبادی	۴ر	ٹر
۱۳	ہمارے رسولؐ	۲ر	ار	۲۸	کارکشی اور سلطان	۴ر	ٹر
۱۴	ہماری خاتون جنت	۲ر	ار	۲۹	ہمارے نبیؐ	ار	ٹر
۱۵	قاتلان عثمان	۵ر	۱۰ر	۳۰	ہدایت الاطفال	ار	ٹر
	محافل و مجالس چہاردہ معصومینؑ	عہ	عمر		شاہزادہ علی اصغرؑ	۶ر	ﮮ

(ملنے کا پتہ) سکریٹری امامیہ مشن رجسٹرڈ نخاس لکھنؤ

پبلشر

سید مصطفیٰ حسن رضوی

سکریٹری

امامیہ مشن رجسٹرڈ

لکھنؤ